حضور ﷺ اُمت پر گواہ ہیں

سورۃ النساء آیت:۴۱

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا

ترجمہ:

تو کیا حال ہوگا اُن نافرمانوں کا جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لے آئیں گے اور اے حبیب ﷺ! ہم آپ کو اُن سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لے آئیں گے۔

تفسیر:

اس آیت میں حضور ﷺ کا ایک بہت بڑا رتبہ بیان کیا گیا ہے کہ حضور ﷺ تمام اُمت پر گواہ ہیں، حضور ﷺ قیامت کے دن سب کے اعمال پر گواہ بنیں گے حضور ﷺ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء معبوث فرمائے اور حضور ﷺ سے پہلے جتنی بھی اُمتیں آئیں چاہے وہ کسی بھی مذہب، دین اور کسی بھی علاقہ سے تعلق رکھتے تھے حضور ﷺ اُن کے بھی گواہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے نبی ﷺ ہم آپ کو اُن سب پر گواہ بنا دیں گے، حضور ﷺ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک آنے والے ہر فرد کے گواہ ہیں۔

گواہ کون ہوتا ہے؟؟؟

''گواہ وہ ہوتا ہے جس نے صرف سُنا ہی نہ ہو بلکہ دیکھا بھی ہو''

علامہ قرطبیؒ نے اپنی تفسیر قرطبی میں بہت خوبصورت جملہ لکھا ہے:

''آقا ﷺ کے سامنے ہر صبح و شام آپ کی امت پیش کی جاتی ہے، حضور ﷺ اپنے ہر اُمتی کا چہرہ اور اُس کے اعمال کو پہچانتے ہیں اور اسی علم کامل کی بنیاد پر حضور ﷺ قیامت کے دن سب کے گواہ ہوں گے''

حضور ﷺ اس کائنات کی پہلی تخلیق ہیں:

حضور ﷺ کا وجود مسعود آدم علیہ السلام سے پہلے ہوا اللہ نے آپ کو اپنی بارگاہ میں ایک خاص رحمت اور کرم میں رکھا، اللہ نے اپنی کرم نوازی سے جس طرح چاہا آپ کو تخلیق کیا اس کا واضح ثبوت حدیث شریف میں ہے **حضور ﷺ نے فرمایا:**

اے جبرائیل اپنی عمر بتاؤ جبرائیل نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی عمر کا تو علم نہیں ہے لیکن اتنا اندازہ ہے جب اللہ نے مجھے تخلیق کیا تو میں نے آسمان پر ایک ستارہ دیکھا جو بہت خوبصورت اور چمکدار تھا اُس کی روشنی بہت خوبصورت تھی میں اکثر اُسے دیکھا کرتا تھا۔ حضور میں نے اُسے ستر ہزار سال دیکھا پھر وہ ستارہ غروب ہوا میری نظروں سے اوجھل ہوا اور ستر ہزار بعد پھر نکلا اس طرح اُس ستارے کو دیکھتے ہوئے مجھے ستر ہزار سال ہو گئے (ستر ہزار سال طلوع ہوا اور ستر ہزار سال غروب ہوا) حضور ﷺ جبرائیل علیہ السلام کو دیکھ کر مسکرانے لگے فرمایا اے جبرائیل تم جانتے ہو وہ ستارہ کون تھا؟ وہ ستارہ محمد ﷺ یعنی میں تھا، اللہ نے میرا نور تجھے دکھایا۔ **(البخاری)**

حضورﷺ کا وجود مسعود نہ صرف آدم علیہ السلام سے پہلے بلکہ اب بھی اللہ کی دی ہوئی اُس خاص زندگی کے ساتھ موجود ہے جیسی اللہ نے اُنہیں عطا فرمائی۔ **اسی طرح سورۃ الفیل میں بھی حضورﷺ آمد کے بارے میں مثالیں ملتی ہیں:**

اے نبیﷺ کیا آپ نے نہیں دیکھا تھا کہ ہم نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا تھا؟ اصحاب فیل کا واقعہ حضورﷺ کی ولادت سے کافی عرصہ پہلے ہوا ابرہہ نے اپنے ہاتھیوں کے ساتھ مکہ پر حملہ کیا تھا اور اللہ نے ابابیلوں کا لشکر بھیج کر اُس کا قلع قمع فرمایا تھا۔ یہ گفتگو حضورﷺ کی پیدائش سے بھی پہلے کی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس میں باقاعدہ حضورﷺ کو مخاطب کر کے فرما رہے ہیں کہ اے نبیﷺ کیا آپ نے نہیں دیکھا تھا؟ یہ ایک سوالیہ جملہ ہے اس کی مثال اس طرح لی جاسکتی ہے کہ اگر کوئی واقعہ رونما ہوا اور اس جگہ پر آپ اور آپ کا دوست موجود ہو، معاملہ ختم ہونے کے کچھ دیر بعد اگر آپ کا دوست آپ سے کہے کیا تم نے نہیں دیکھا تھا کہ اُن لوگوں کے ساتھ کیا معاملہ ہوا تھا تم بھی تو میرے ساتھ تھے۔ حضورﷺ تو اُس وقت پیدا ہی نہیں ہوئے تھے تو پھر دیکھا کس نے تھا؟ اس سے یہ ثابت ہوا کہ حضورﷺ کی اس دنیا میں آمد سے پہلے بھی آپﷺ کی زندگی موجود تھی اور حضورﷺ اس بات کے گواہ ہیں کہ اصحابِ فیل کا واقعہ ہوا تھا۔

اللہ نے حضورﷺ کو سب پر ممتاز کیا:

حضورﷺ اپنی اُمت کے گواہ ہیں اور ہر اُمت کا نبی اپنی اُمت پر گواہ ہوگا اللہ تعالیٰ ہر نبی کو اپنی امت کے اعمال کا علم دیتا ہے اور ہر نبی کو علم ہوتا ہے کہ میری امت کیا اعمال کرتی ہے۔ اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ ہر نبی اپنی اُمت کے اعمال پر گواہ ہے۔ لیکن اللہ نے حضورﷺ کی ذاتِ کریمہ کو سب نبیوں پر ممتاز کیا کہ ہم آپ کو صرف آپ کی امت پر ہی گواہ نہیں بنائیں گے بلکہ ہم آپ کو سارے نبیوں کی اُمت پر گواہ بنائیں گے کیونکہ آپ ان سب کو جانتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ:

اللہ کو حضورﷺ کی گواہی کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

ایک بات ذہن میں رکھی جائے کہ اللہ نے حضورﷺ کی رحمت اور کرم نوازی کو کسی خاص وقت کے لئے مخصوص نہیں کیا ہے، کسی زمانے کے لئے محدود نہیں ہے بلکہ ہر آنے والا دور، ہر آنے والا وقت ہمارے نبیﷺ کا ہے اور حضورﷺ کی گواہی ہر دور کے ہر شخص کے لئے ہے لہٰذا اس بات کو ذہن میں رکھا جائے کہ حضورﷺ اپنی اُمت کے اعمال سے آج بھی اُسی طرح باخبر ہیں جس طرح اپنی زندگی میں اور اپنی زندگی سے پہلے تھے۔

حضرت علامہ ابن جوزیؒ اور علامہ مُلا علی قاریؒ آپ نے بہت ایمان افروز بات بیان فرمائی:

حضورﷺ تمام امتوں کے گواہ ہیں اور قیامت کے دن جب امتیں اپنا اعمال نامہ اللہ کی بارگاہ میں پیش کریں گی تو اللہ اپنے نبیﷺ کی طرف دیکھ کر پوچھے گا کہ اے نبیﷺ کیا آپ اس شخص کی گواہی دیتے ہیں کیا آپ اس پر گواہ ہیں؟ اُس شخص کی گواہی اگر حضورﷺ نے دے دی تو اُس شخص کے اعمال قبول کیے جائیں گے اور پھر اُس کے اعمال اللہ کی بارگاہ میں بلند ہوں گے۔

دنیا کا ہر فیصلہ گواہ کی بنیاد پر ہوتا ہے:

قابلِ غور بات!

گواہ کو اس لئے عدالت میں بلایا جاتا ہے کیونکہ اُس کی گواہی پر فیصلہ ہونا ہوتا ہے گواہ کا آنا اس بات کی علامت ہے کہ یہ گواہی دے گا تو فیصلہ ہوگا اس سے یہ بات ثابت ہوئی کہ آدم سے لیکر عیسیٰؑ تک جتنی اُمتیں آئیں گی اُن سب کے اعمال پر جب تک حضورﷺ گواہی نہیں دیں گے اُس وقت تک اللہ کوئی فیصلہ نہیں فرمائے گا۔

’’ہمارے تمام اعمال ہمارے نبیﷺ کی گواہی کے منتظر ہیں‘‘

ہماری نمازیں، ہمارے روزے، ہماری داڑھیاں، ہماری زکوٰۃ یہ سارے اعمال اُس وقت مستند ہوں گے جب نبی ان پر گواہی دیں گے۔

حضورﷺ کی گواہی کن کے لئے ہوگی؟

حضورﷺ نے فرمایا:

''جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے میری سنت سے روگردانی کی اُس نے مجھ سے روگردانی کی''

حضورﷺ نے یہاں ایک شفاعت کا دائرہ کھینچ دیا کہ میں ضرور گواہ بنوں گا میری زبان، میرے لب اُن لوگوں کے لئے اللہ کی بارگاہ میں حرکت میں آئیں گے جو میری سنتوں پر عمل کرنے والے ہوں گے جو میری سنت سے محبت کریں گے، جو میری سنتوں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بناتے ہیں جو میری سنتوں کے لئے اپنی جان، مال اور اپنی زندگی کا وقت صرف کرتے ہیں۔

حضورﷺ نے فرمایا:

''اے لوگو! جب میری سنت پر عمل کرنا مشکل ہو جائے گا اُس وقت اگر کوئی میری سنت پر عمل کرے گا تو میں نبی ہو کر وعدہ کرتا ہوں کہ میں اُسے اللہ کی بارگاہ سے دو سو شہیدوں کا ثواب لے کر دوں گا''

یہ بھی حضورﷺ کی گواہی ہوگی جب حضورﷺ گواہی دیں گے تو اللہ دو سو شہیدوں کا ثواب عطا فرما دیں گے اس سے ایک اور بات بھی ہمارے لئے مشعلِ راہ بنتی ہے کہ اُس وقت کو یاد کیا جائے جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا تھا۔

اللہ کی ربوبیت کا پہلا گواہ حضورﷺ ہیں:

جب اللہ نے سارے نبیوں اور مخلوق کو جمع کیا اور ایک سوال پوچھا اب مجھے بتاؤ کیا میں تمہارا نبی نہیں ہوں؟ تو اللہ کی بارگاہ میں ایک آواز آئی **قالو بلیٰ**..... اللہ نے جب پوچھا مجھے بتاؤ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں تو اللہ کی جلالیت کے آگے نہ آدم بولے، نہ نوح، نہ عیسیٰ، نہ موسیٰ، نہ ابراہیم، نہ اسماعیل بولے اور اگر کوئی بولا تو صرف حضورﷺ بولے تھے کہ ہاں مولا! آپ ہمارے رب ہیں۔ اللہ کی ربوبیت کا پہلا گواہ حضورﷺ ہیں اور حضورﷺ کی آواز سُن کر سارے نبی بول اُٹھے ہاں مولا تو ہمارا رب ہے۔

مفسرین فرماتے ہیں جب حضورﷺ اللہ کی ربوبیت پر گواہ بنے تو اللہ نے یہ مناسب جانا کہ میرا نبی وہاں میرا گواہ بنا تھا اب اس میں کیا ہی حرج ہے کہ میرا نبی ساری اُمتوں کا گواہ بن جائے۔ حضورﷺ کے عروج کی کوئی حد نہیں اور نہ ہی کوئی حضورﷺ کے عروج تک پہنچ سکتا ہے۔ آپ کی بلندی کو کون جان سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ سے پہلے ،آپ کے دور میں اور آپ کے بعد بھی سب کا گواہ بنایا ہوا ہے۔

صاحبِ قصیدہ بُردہ شریف:

حضرت امام بوصیریؒ نے قصیدہ بُردہ شریف لکھا آپ جب اُن اشعار کو لکھ رہے تھے تو آپ کی حالت بہت ناساز تھی آپ کو اُس وقت فالج کا مرض تھا۔ جب آپ قصیدہ لکھ رہے تھے تو آپ کی آنکھوں سے ایک خاص کیفیت میں آنسو رواں تھے اور اسی کیفیت میں ساٹھ سے زیادہ اشعار حضورﷺ کی مدح سرائی میں لکھ دیئے یہ حضورﷺ کے دورِ اقدس سے کئی سال بعد کی بات ہے اور ان اشعار کو لکھتے لکھتے حضورﷺ کی محبت میں جب ایک خاص استغراق کی حالت طاری ہوئی تو دیکھا کہ حضورﷺ سامنے دروازے سے اندر آئے اور ارشاد فرمایا:

اے امام بوصیری! میری محبت میں لکھ رہے ہو جواب دیا جی حضورﷺ آپ کی محبت میں لکھ رہا ہوں کہا سناؤ آپ نے قصیدہ بُردہ شریف کے اشعار پڑھنے شروع کر دیئے۔ جُوں جُوں اشعار پڑھتے گئے حضورﷺ سُن کر جھومتے گئے۔

محمد سید الکونین و الثقلین

یہ الفاظ جب آئے تو حضورﷺ محبت سے کھڑے ہوگئے آپﷺ نے اپنی چادر مبارک اتار کر امام بوصیری کے کندھے پر رکھ دی۔ چادر کو عربی میں بُردہ کہتے ہیں اور اسی چادر کی مناسبت سے اس قصیدہ کو قصیدہ بُردہ شریف کہتے ہیں۔ امام بوصیریؒ جب صبح اُٹھے تو وہ چادر بھی موجود تھی، حضورﷺ کی محبت کی خوشبو بھی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی اور امام بوصیریؒ نے دیکھا کہ اُن کا مرض بھی ٹھیک ہو چکا تھا، وہ مرض ٹھیک ہو چکا تھا جسے حکیموں نے لاعلاج قرار دے دیا تھا۔

حضورﷺ اپنے اُمتی کے حالات سے گواہ ہیں کہ میرا اُمتی کیا کر رہا ہے؟ یہ حضورﷺ کی اپنی طاقت نہیں بلکہ اللہ فرما رہا ہے کہ ہم آپ کو سب پر گواہ لے آئیں گے۔ یہ اللہ کی دی ہوئی قوت ہے جسے اللہ نے اپنے نبی کو دیا کہ ہم تمام اُمتوں کے اعمال آپ کے سامنے پیش کر دیں گے۔

گناہ گاروں کو اللہ کے غضب سے بچانے کے لئے حضورﷺ کی گواہی:

مفسرین نے یہاں ایک نقطہ بیان کیا کہ اگر حضورﷺ اپنی اُمت کے اعمال پر شہادت دیں گے تو ایسا اس لیے بھی ہوگا حضورﷺ کو اس بات کا علم تھا کہ کل کو میری اُمت کے گناہ گار، سیاہ کار اور بدکار جب اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوں گے تو حضورﷺ اُن کو اللہ کے غضب سے بچانے کے لئے اپنی گواہی اس طرح سے بھی دیں گے۔

قبر میں تین سوالوں سے فیصلہ ہو چکا تو پھر قیامت کا دن کیوں بنایا؟

”اللہ نے قیامت کا پچاس ہزار لمبا دن حضورﷺ کی شان دنیا میں سب کو دکھانے کے لئے بنایا“

حضورﷺ نے فرمایا:

جس دن کوئی مرتا ہے اُس کی قیامت اُسی دن واقع ہو جاتی ہے

قبر کے تین سوالوں سے ہی جنتی یا دوزخی کا فیصلہ ہو جاتا ہے:

من ربک

ما دینک

ما تقول فی حقه هذه الرجل

ان تین سوالوں سے فیصلہ ہو چکا تھا اس کے بعد اب اللہ کیا چاہتا ہے قبر ہی دوزخ یا جنت پہلے بن چکی تھی۔

اسی دن فیصلہ ہو جاتا ہے کہ مرنے والے نے کہاں جانا ہے جنت میں جائے گا یا دوزخ میں؟ اگر مرنے والا جنتی ہوگا تو اللہ تعالیٰ جنت کی کھڑکی اُس مرنے والے کی قبر میں کھول دیں گے جہاں سے جنت کی ہوا اور جنت کی نعمتیں قبر میں پہنچا دی جائیں گی۔ اگر کوئی دوزخی ہوگا تو قبر میں دوزخ کی کھڑکی کھول دی جائے گی اور قبر کو دوزخ کی ہوا اور آگ سے بھر دیا جائے گا۔

اگر جنت دوزخ کا فیصلہ ہو گیا تو پھر اللہ نے پچاس ہزار سال لمبا دن کیوں رکھا وہاں حشر کے میدان میں جب ترازو لگایا جائے گا، فرشتوں کی، نبیوں کی، اُمتوں کی لمبی قطاریں لگائی جائیں گی، اللہ کی ذات جلوہ افروز ہوگی یہ سب کیوں ہوگا؟ اللہ نے یہ سب اس لئے کیا کہ اللہ نے وہاں حضورﷺ کو کھڑا کر کے سب کی گواہی لینی ہے، اللہ نے دنیا کو اپنے محبوب کی شان دکھانی ہے، اللہ نے حضورﷺ کی گواہی کے لئے اتنا بڑا اہتمام کر دیا۔

ما تقول فی حقه هذه الرجل:

حضورﷺ کا اختیار کہاں تک ہے ملاحظہ فرمائیے، **یہ واقعہ حضرت جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا:**

حضرت غوث اعظمؒ کی محبت والا ایک دھوبی وفات پا گیا، آپ سے بڑا پیار کیا کرتا تھا اور آپ کے کپڑے دھویا کرتا تھا، اعمال اُس کے کچھ خاص نہ تھے، جب اس کی وفات ہوئی تو حضرت غوثِ اعظمؒ کسی دوسرے علاقہ میں درس کے لئے گئے تھے اس لئے آپ اُس کے جنازے میں شامل نہ ہو سکے لیکن اُس کے جنازے میں کچھ ایسے افراد تھے جو کشف القبور کے ذریعہ جان گئے کہ اس سے کیا معاملہ ہو رہا ہے۔

جب اُس سے پہلا سوال ہوا کہ من ربک؟ تو وہ پریشان ہو گیا کیونکہ اُس کے اعمال اتنے اچھے نہیں تھے لہٰذا جواب نہ دے سکا اُس نے کہا میں نہیں جانتا۔ دوسرا سوال کیا گیا: ما دینک؟ تیرا دین کیا ہے؟ وہ دوسرے سوال پر بھی اٹک گیا اور کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں جب تیسرا سوال آیا تو حضور ﷺ قبر میں تشریف لائے حضور ﷺ ہر ایک کی قبر میں تشریف لاتے ہیں اور فرشتوں نے حضور ﷺ کی طرف اشارہ کر کے کہا ما تقول فی حقه هذه الرجل ؟ اس شخص کے بارے میں تو دنیا میں کیا کہا کرتا تھا؟ یہ حضور ﷺ کے بارے میں گواہی لی جا رہی ہے کہ تو ان کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ تیری زبان کیا کہتی تھی، تیرا قول کیا تھا؟ تو اُس کو یہ بھی نہ سمجھ آئی کہ یہ کون ہیں؟ اور وہ کہنے لگا میں نہیں جانتا یہ خوبصورت شخصیت کون ہیں؟

جب اُسے تیسرا سوال بھی نہ آیا تو فرشتوں نے عذاب کے لئے تیاری کر لی تو اچانک حضور ﷺ کی زبانِ اقدس حرکت میں آئی اور پھر حضور ﷺ گواہ بنے اور فرمایا فرشتو! ٹھہر جاؤ اسے نہ چھیڑو اس لئے کہ یہ غوث اعظم کا دھوبی ہے اور غوث اعظم میرے تھے یہ بھی میرا ہی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کی گواہی ہماری نجات کا ذریعہ ہے۔

اپنے ہر عمل پر حضور ﷺ کو گواہ بنا لیں:

حضرت علامہ پروفیسر محمد عظیم فارقی دامت برکاتہم فرماتے ہیں:

جب بھی کوئی نیک عمل کرو چاہے درود ہو، نماز ہو، روزہ ہو، حج ہو، زکوٰۃ ہو کوئی بھی عمل کرو سوائے فرض کے کیونکہ فرض اللہ کا ہے، فرض نمازیں، فرض روزے یہ سب اللہ کے لئے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے اعمال کی قبولیت میں کوئی شک نہ رہے تو فرضوں کے علاوہ اپنے سارے اعمال کی قبولیت کے لئے اپنے نبی کو گواہ بنا لو۔
جو بھی عمل کریں کہیں یا اللہ یہ عمل میں محمد مصطفیٰ ﷺ کے دامن میں رکھتا ہوں۔ جتنا درود، جتنی نفلی عبادات کی ہیں، اپنے بچوں کے لئے جو حلال رزق کمایا، کسی کی مشکل میں مدد کی، اپنے ماں باپ کی خدمت کی، اپنی اولاد کی نیک تربیت کی، اولاد کو قرآن سکھایا، نیکی کی تعلیم دی، چاہے دُنیا کا علم ہی کسی کو سکھایا مولا تیرے حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں قبول فرما لے اور حضور ﷺ اس پر میرے گواہ بن جائیں۔

''جو چیز حضور ﷺ کو پہنچ جاتی ہے حضور ﷺ اُس کی پھر بڑی حفاظت فرماتے ہیں''

حضور ﷺ فرماتے ہیں:

قیامت کے دن میرا ایک اُمتی ہو گا وہ اپنے نامہ اعمال سے پریشان ہو گا اُس کے نامہ اعمال میں گناہوں کے انبار ہوں گے اور اُس کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہو گا وہ پریشان اور دکھی ہو گا کہ میرا فیصلہ ابھی ہو گا اور مجھے جہنم میں پھینک دیا جائے گا اچانک میں وہاں پہنچ جاؤں گا اور میں ایک چھوٹا سا کاغذ اُس کے نیکی والے پلڑے میں رکھ دوں گا تو وہ پلڑا بھاری ہو جائے گا وہ اُمتی پوچھے گا کہ آپ کون ہیں اور آپ نے میرے نامہ اعمال میں یہ کیا رکھا کہ میری نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو گیا ہے؟ تو حضور ﷺ فرمائیں گے یہ تیرا مجھ پر محبت سے ایک بار پڑھا ہوا وہ درود ہے جو دنیا میں تم نے میرے اُوپر پڑھا تھا۔ حضور ﷺ اپنی امت پر کس حد تک گواہ ہیں کہ جس نے ایک بار بھی محبت سے درود پڑھا حضور ﷺ اُس کی بھی گواہی دیں گے۔

حضور ﷺ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں ہونے دیتے:

حضور ﷺ کو کوئی بھی چیز دے دیں وہ کبھی بھی ضائع نہیں ہو سکتی اللہ اُس چیز میں برکت پیدا فرما دیتے ہیں اور اُس چیز کا بدلہ اللہ دنیا اور آخرت دونوں میں عطا فرمائے گا۔ حضور ﷺ نے اس بات کا اظہار خود فرمایا:

اے میرے صحابہ تم جو ایک درہم اور دینار خرچ کرتے ہو تمہارے بعد آنے والے اگر اربوں، کھربوں دینار اور سونے کا احد پہاڑ بھی خرچ کر دیں گے تو اُنہیں وہ اجر نہیں ہے جو تمہیں ہے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اس کی وجہ کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا:

اس کی وجہ میرا ہاتھ ہے تم جو چیز خرچ کرتے وہ میرے ہاتھ پر رکھ دیتے ہو، تمہارا مال میرے ہاتھ پر آتا ہے اور میرا ہاتھ اُس چیز پر گواہ بن جاتا ہے کسی صحابی نے ایک دینار دیا، دو دینار، دس دینار، پچاس دینار، سو دینار دیئے میرے ہاتھ کی وجہ سے اس چیز کو وہ فضیلت مل گئی جو قیامت تک بعد میں آنے والوں کو بھی میسر نہیں ہوگی۔

یہاں ایک قیمتی بات ہے:

''حضور ﷺ فرما رہے ہیں جو چیز مجھے دے دی جائے اُس کی عزت اور فضیلت بڑھ جائے گی''

اسی لئے اپنے اعمال حضور ﷺ کو پیش کر دیں اپنے پاس جمع کر کے کیوں رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

قابلِ غور بات!

اگر ہم حضور ﷺ کو اپنے اعمال کے لئے گواہ نہ بھی بنائیں تو بھی حضور ﷺ کو ہمارے اعمال پہنچ جاتے ہیں کیونکہ **لا الہ الا اللہ** حضور ﷺ نے ہی ہمیں دیا، قرآن حضور ﷺ نے ہی ہمیں دیا، نماز حضور ﷺ کی وجہ سے ہی ہمیں ملی دُنیا کا ہر فضل، ہر کرم، ہر نعمت ہمیں حضور ﷺ کے قدموں سے ملی۔

حضرت نعیم الدین مراد آبادی نے اپنی کتاب میں ایک بڑا خوبصورت جملہ لکھا:

اللہ کا ایک اصول ہے کہ جب کوئی اپنے اعمال کا ثواب اپنے استاد کو پیش کرتا ہے اُس استاد کو جس نے اُسے پڑھایا، چاہے وہ دنیا میں موجود ہو یا نہ ہو، یہ اللہ کی رحمت نہیں کہ اللہ اُس کے استاد کو ایک گنا ثواب دے جب طالب علم کوئی عمل اپنے استاد کو پیش کرتا ہے تو اللہ دُگنا کر کے اجر و ثواب استاد کو پیش کرتا ہے۔ اگر اپنے استاد کے استاد کو کوئی عمل پیش کرتا ہے تو اللہ اُس کے اُستاد کو چار گُنا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے اور پھر کوئی مزید آگے اُستاد کے اُستاد کو پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کئی گناہ بڑھا کر اجر و ثواب استاد کو عطا فرما دیتا ہے، اس طرح اللہ ثواب کو بڑھاتا چلا جاتا ہے اور پھر یہ سارے ثواب اکٹھے ہو کر حضور ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں تو جو ثواب اُس وقت حضور ﷺ کو ملتا ہوگا وہ انسانی سوچ سے باہر ہے۔ اسی طرح کروڑوں، اربوں لوگ نیکیاں کر چکے ہیں اور کرتے رہیں گے تو حضور ﷺ کو کتنا اجر و ثواب ملتا ہوگا اور حضور ﷺ کے درجے کتنے بلند ہو چکے ہیں اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ اس لئے حضور ﷺ سے ہمیشہ یہ دعا کرنی چاہئے کہ حضور ہمارے اعمال کو ملاحظہ فرمائیے اور نظرِ کرم بھی فرمائیے۔

حضور ﷺ کے عروج کی کوئی حد نہیں ہے:

ایک دن میں (پروفیسر محمد وسیم فاروقی) اپنے پیر و مرشد قبلہ پروفیسر محمد عظیم فاروقی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا میں نے عرض کی حضور ﷺ کی چاہت اور محبت لینے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟ فرمایا حضرت میں جانتا ہوں کہ حضور ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے سے حضور ﷺ کی محبت حاصل ہوتی ہے اور حضور ﷺ نے خود فرمایا: جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی لیکن پھر بھی مجھے کوئی گہری راز کی بات بتائیں حضور ﷺ کی محبت لینے کا بہترین طریقہ کیا ہے؟ قیمتی راز صرف پوچھنے سے ہی ملتے ہیں اللہ والوں کو سب علم ہوتا ہے لیکن قیمتی موتی اُسی کو دیا جاتا ہے جو سوال کرتا ہے اسی طرح صحابہ کرام بھی حضور ﷺ سے اس طرح کے سوالات پوچھتے تھے۔ حضور ﷺ کس طرح اپنے امتی کو حد سے زیادہ نواز دیتے ہیں؟

پیر و مرشد قبلہ پروفیسر محمد عظیم فاروقی رحمتہ اللہ علیہ کا جواب:

تم حضور ﷺ کی امت کے لئے اللہ کی بارگاہ میں اچھی گواہی پیش کر دو میں نے کہا حضور اس سے کیا مراد؟ قبلہ عالم فرمانے لگے حضور ﷺ کی اُمت کے لئے اللہ کی بارگاہ میں دعا کیا کرو، حضور ﷺ کی امت کے لئے اچھے الفاظ استعمال کیا کرو، حضور ﷺ کا کوئی امتی پریشان ہو، گناہ گار ہو، قرض دار ہو اُس کے حق میں اللہ کی بارگاہ میں گواہی دو کہ اللہ یہ شخص بہت نیک ہے مولا کسی مشکل میں ہے اس پر کرم فرما دیجئے جب ہم حضور ﷺ کی امت کے حق میں گواہی دیں گے اور حضور ﷺ سے عرض کریں گے حضور ﷺ میں بھی آپ

بھی امت کا غم خوار ہوں آپ ﷺ کی امت کے لئے دعا گو ہوں تو ہمارے اس عمل کی وجہ سے حضور ﷺ ہمیں اپنے سب سے قریب رکھیں گے۔

حضور ﷺ کا اصل امتی کون ہے؟

حضور ﷺ اپنی اُمت کے حوالے سے بہت حساس ہیں جو حضور ﷺ کی امت کے کام آتا ہو حضور ﷺ اُسے کبھی بھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے جو حضور ﷺ کی امت کی بہتری کے لئے کام کرتا ہے، حضور ﷺ کی امت کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے اصل میں وہی حضور ﷺ سے سچی محبت اور صحیح معنوں میں اُمتی ہونے کا حق ادا کر رہا ہے ،حضور ﷺ کی اُمت میں کوئی سیاہ کار نیک ہو جائے حضور ﷺ اس سے زیادہ کسی اور عمل کو پسند نہیں کرتے ہیں، حضور ﷺ کے اُمت کے گواہ بن جائیں گے تو ہمیں اللہ کے نبی ﷺ کی محبت مل جائے گی۔

گواہ جب گواہی دے گا تو جج اسی گواہی کی بنیاد پر فیصلہ فرمائے گا اللہ نے حضور ﷺ کو جب گواہی کے لئے مقرر کیا ہے تو اللہ نے حضور ﷺ کی گواہی کو ہی قبول فرمانا ہے، حضور ﷺ جس طرف اشارہ کریں گے اللہ کی رحمت اس طرف دوڑ پڑے گی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس آیت سے حضور ﷺ کی شان کو سمجھنے کی سعادت عطا فرمائے (آمین)